گرچہ گویم باتو گر آئی بہار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸ — مورخہ ۱۸ ۔ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۲۶ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ پھاگن ۱۹۶۵ — نمبر ۱۷

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رؤیاء

ایک دالان کے اندر مین مع بہت سے دوستون کے لیٹا ہوا ہون ۔ درمیان دالان کے حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف رکھتے ہین ۔ نوکر کھانا لایا ۔ مین نے پوچھا کیا رسول اکرم نے کھانا تناول فرما لیا ہے نوکر نے کہا کہ ابھی نہین مین نے ادب کے لئے کھانا رکھ لیا اور پھر دیکھتا کیا ہون کہ رسول کریم کی شکل مولوی نورالدین صاحب کی ہو گئی ہے ۔ مین بڑا خوش ہوا اور نیند کھل گئی

مستری حسن الدین سیالکوٹ

۲ ۔ مین نے ایک عجیب رویاء دیکھا تھا جو گذارش کرتا ہون خواب مین دیکھا کہ حضور والا کو محکمہ انجنیرنگ کا بھی سپرد کیا گیا ہے ۔ اور ایک بڑا عالی شان پل تیار ہونا ہے ۔ جس کے نقشے وغیرہ حضور کے ہاتھ مین ہین اور اس پل کی بنیادین کچھ پہلے سے بھی کھدائی کی گئی ہوئی ہین ۔ کسی وجہ سے وہ کام بند تھا اب اس پل کا کام دوبارہ حضور والا شروع کرانے کے واسطے موقعہ پر تشریف لائے ہین اور وہ کام خاکسار نابکار کی زیر نگرانی حضور والا نے ختم کرنے کا حکم دیا اور وہ تمام نقشے حضور نے مجھے دیئے اور حسن محمد ٹھیکیدار نے وہ کام شروع کیا اور بنیادون مین روڑی وغیرہ ڈالنی شروع کر دی ہے پھر وہان سے تھوڑے فاصلہ پر ہی حضور والا درس قرآن شریف کے لئے بیٹھ گئے ہین اور بہت سے احباب درس مین شامل ہین وہ عمارت بھی بڑی عالی شان ہے اور وہان پر عجیب روشنی ہے ۔ یہ خاکسار یہ نظارہ دیکھ کر دل مین ہی کہتا ہے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ بایں وجود اس قدر کام کے آپ نے کبھی درس نہین چھوڑا بعد درس قرآن شریف کے حضور والا دوسرے کامون کا ملاحظہ فرما کر واپس تشریف لائے ہین اور یہ عاجز نہائت ادب کے ساتھ کھڑا تھا حضور میری طرف دیکھ کر مسکرائے ہین اور ایک پختہ زینہ ہے اس رستہ سے آپ اندر تشریف لے گئے ہین اس وقت آپ کا چہرہ مبارک حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ مبارک کی طرح تھا بلکہ دستار مبارک اور شملہ بھی اسی طرح ایک ہی انداز پر تھا ۔ تو مین کہتا ہون ۔ کہ سبحان اللہ اب تو حضرت صاحب اور مولوی صاحب مین کچھ فرق نہین ۔ الحمد للہ رب العالمین

۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء بوقت ۵ بجے صبح جب مین نیند سے اٹھا ہون تو زبان پر یہ شعر جاری تھا ۔ ؎

خدا نے فضل سے بھیجا ہے فرزند
لگا سینے مین پالین خوب دل بند

ناصر شاہ از جموان

یہ باتین نوٹ کر لیجئے

۱ ۔ اگر آپ بدر کے اب تک خریدار نہین ہوئے تو خریدار بن جاویں صرف ۲؍ سالانہ مین آپ دین و دنیا کے متعلق بہت کچھ مفید باتین حاصل کر سکتے ہین ۔

۲ ۔ اگر آپ پہلے ہی سے خریدار ہین تو پھر یہ سب سے پہلا آپ کا فرض ہے کہ اپنے بدر کو ایک خریدار دین ۔

۳ ۔ اگر آپ اہل قلم ہین تو پھر علمی اعانت کا بھی انتظار ہے ۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ مضمون طیبانہ ہو بلکہ مختصر اور جامع ہو ۔ سوائے خاص صورتون کے ایک کالم سے بڑھ کر نہ ہو بعض احباب کو شکایت رہتی ہے کہ ہمارے مضامین درج اخبار نہین ہوتے ۔ لیکن اگر وہ ایڈیٹر کی بجائے ہون تو پھر یہ شکائت نہ کرین اڈیٹر اس بات کا ذمہ دار نہین کہ مضمون کو واپس کر دے ۔ اگر آپ کا مضمون آپ کے خیال مین قیمتی ہے تو اس کی نقل اپنے پاس رکھئے ۔

(۴) راستبازون کی پہچان (جو ایمان کی روح ہے) کے لئے معیار الصادقین کا مطالعہ آپ کے لئے مفید ہے اور وفات مسیح کے متعلق شہادت الفرقان دونون کی قیمت ۵؍ ہے ۔

۵ ۔ ضمیمہ تفسیر اپنے نام ضرور ہی جاری کروائیے امین امیر المومنین کا روزانہ درس باقاعدہ چھپتا ہے اور چھپنے سے پہلے اسے جناب خلافت مآب ملاحظہ فرما لیتے ہین اس لئے وہ ہر طرح اطمینان کے قابل ہے سال کے اخیر پر ۱۹۰ صفحہ کی کتاب وہی تفسیر القرآن صرف ۱۲؍ مین آپ کے پاس ہوگی ۔ علیحدہ ماہوار بھی جاری ہو سکتا ہے ۔ ۱۲؍ سالانہ قیمت ہے

۶ ۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ والے قرآن مجید مجلد دفتر بدر مین موجود ہین جن کے لفظی ترجمہ کو حضرت مولانا خلیفۃ المسیح بہت پسند فرماتے ہین درس کے نوٹون کے ساتھ یہ قرآن مجید قرآن فہمی کے لئے ازبس نافع ہے ۔ قیمت صرف ۱۲؍

۷ ۔ خریداری کا نمبر اور جوابی کارڈ جواب کے لئے ضروری ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکائت معاف ۔

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ مینیجر اخبار و مطبع چھاپکر شائع کیا گیا ۔) (کاتبہ محمد حسین احمدی)

خطبہ جمعہ

(۱۳۔ فروری ۱۹۰۹ء)

ومن اظلم ممن منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیہا اسمہ الی آخر ھم خٰسرون۔ یہ حضرت امیر المؤمنین نے پڑھا۔

فرمایا اس سے پہلے رکوع میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی دوسرے کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ مناسب یہ ہے کہ اگر کسی کو اللہ نے علم۔ طاقت اور آبرو دی ہے تو اوس کے شکریہ میں اکی جو اس نعمت سے متمتع نہیں مدد کرے نہ یہ کہ اس پر تمسخر اڑائے یہ منع ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔ لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منہم۔ مگر افسوس کہ لوگ اگر ذرا بھی آسودگی پاتے ہیں تو مخلوق الٰہی کو حقارت سے دیکھتے ہیں اس کا انجام خطرناک ہے ان لوگوں میں تحقیر کا مادہ یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ اگر کسی کی طاقت مسجد کے متعلق ہے تو وہ ان لوگوں کو جو اس کے ہم خیال نہیں۔ مسجد سے روک دیتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا۔ کہ آخر وہ بھی خدا ہی کا نام لیتا ہے ایسا کر کے وہ اس مسجد کو آباد نہیں بلکہ ویران کرنا چاہتا ہے۔ بارھوین صدی تک اسلام کی مسجدیں الگ نہ تھیں بلکہ اس کے بعد سنی اور شیعہ کی مساجد الگ ہوئیں پھر وہابیوں اور غیر وہابیوں کی اور اب تو کوئی حساب ہی نہیں ان لوگوں کو یہ شرم نہ آئی کہ مکہ کی مسجد تو ایک ہی ہے اور مدینہ کی بھی ایک ہی۔ قرآن بھی ایک۔ نبی بھی ایک۔ اللہ ہی ایک پھر ہم کیوں ایسا تفرقہ ڈالتے ہیں۔ اون کو چاہیئے کہ مسجدوں میں خوف الٰہی سے بھرے داخل ہوتے۔

صرف اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آئے اور جماعت ہو رہی ہو تو وقار اور سکینت سے آئے اور ادب کرے جیسا کہ کسی شہنشاہ کے دربار میں داخل ہوتا ہے لیکن وہ اگر خوف الٰہی سے کام نہیں لیتے اور مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔ یاد رکھو کسی کو مسجد سے روکنا بڑا بھاری ظلم ہے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طرز عمل کو دیکھو کہ نصرانیوں کو اپنی مسجد مبارک میں گرجہ کرنے کی اجازت دیدی۔

صحابہ کرام کو تسلی دیتا ہے کہ اگر تمہیں مسجد میں داخل ہونے سے روکتے ہیں تو کچھ غم نہ کرو۔ میں تمہارا حامی ہوں جس طرف تم گھوڑوں کی باگیں اوٹھاؤ گے اور منہ کرو گے اسی طرف میری بھی توجہ ہے۔ چنانچہ جدھر صحابہ نے رخ کیا۔ فتح و ظفر استقبال کو آئی۔ یہ بڑا اعلیٰ نسخہ ہے۔ کہ کسی کو عبادت گاہ سے نہ روکو اور کسی مخلوق کی تحقیر نہ کرو۔ مگر اس سے یہ مطلب نہیں کہ دنیا میں امر بالمعروف نہ کرو ہرگز نہیں بلکہ صرف حسن سلوک اور سلامت روی سے پیش آؤ جو کسی کی غلطی ہو اس کی فوراً تردید کر دو۔ مثلاً عیسائی ہیں جب وہ کہیں کہ خدا کا بیٹا ہے تو تم کہو کہ خدا تعالیٰ اس قسم کی احتیاج سے پاک ہے جب آسمان و زمین میں سب کچھ اسی کا ہے اور سب اس کے فرمانبردار ہیں تو اوس کو بیٹے کی کیا ضرورت ہے۔

ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم

مخدومی سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ

مفصلہ ذیل مضمون اخبار میں شائع کرنے کے لئے بھیجتے ہیں جو برادرم محمد عبداللہ صاحب نے کوٹ مومن سے ارسال کیا ہے واقعی یہ تجویز اس قابل ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے تمام پرمانٹ ملازمین ہندوستان کو جن کی تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہے ایک ایک ہفتہ کی تنخواہیں پچاس سالہ حکومت ہندوستان کی خوشی میں بطور انعام عطا کی گئی ہے۔ چنانچہ اس عاجز کو بھی یہ انعام مبلغ للعہ گورنمنٹ کی طرف سے عطا ہوا ہے کیونکہ عاجز کی تنخواہ ماہواری ۱۸ روپیہ ہے۔ روپیہ خواہ وہ کسی طور سے مفت ہو یا کسی محنت کے صلہ میں۔ بہرحال مرغوب خاطر ہوتا ہے اور خاص کر ان قحط کے ایام میں تو وجہ تنخواہ سے بھی پوری نہیں پڑتی۔ مگر لن تنالوا البر کا درجہ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ تا وقتیکہ حتیٰ تنفقوا مما تحبون پر عمل نہ کیا جاوے۔ سو میں اس للعہ کی رقم کو ایک زائد آمدنی اور گورنمنٹی عطیہ اور خیرات خیال کر کے اپنے مصرف میں نہیں لانا چاہتا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ رقم مفت بغیر طلب و محنت کے عطا کی ہے میں بھی اس سے **مفت کا ثواب** حاصل کرتا ہوں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں آج کی ڈاک میں بنام محاسب صاحب صدر انجمن موصوف روانہ کر کے داخل کرتا ہوں۔ انجمن اس رقم یا اسی قسم کی اور تمام رقوم کو جو انجمن کو حاصل ہوں سوائے اس صورت کے کہ معطی اوس کو کسی خاص فنڈ سے مخصوص کر دے اختیار ہے کہ علیحدہ کسی مصرف میں لگا دے یا موجودہ مدات میں سے کسی مستحق مد میں صرف کر دے میرا دل بالکل اس بات کا خواہشمند نہ تھا۔ کہ میں یہ ایک معمولی رقم انجمن کے پیش کر کے لمبے چوڑے مضمون سنا کر بزرگان دین کا وقت ضائع کروں بلکہ اس کو بھی بمثل دیگر ماہواری چندوں یا اتفاقیہ چندوں کے چپ چاپ داخل خزانہ کر دیتا۔ مگر ایک خیال پیدا ہونے کی وجہ سے مجھے اس چندہ کا بعینہٖ ہذا کے ذریعہ خاص طور پر اظہار کرنا پڑا۔ وہ یہ کہ جس طرح میں نے اس رقم کو حوالہ انجمن کر کر اپنی ضروریات میں صرف کر دینے کی خواہش کی ہے کیا اچھا ہو کہ دیگر جملہ احباب ملازمان گورنمنٹ بھی جن کو کہ یہ ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ بطور انعام کے ملیگی۔ یا ملی ہوگی۔ اپنے خرچ میں لانے کے روادار نہ ہوں اور جوں کی توں یہ رقم حوالہ انجمن کر دیویں اور دل میں یہی خیال کریں کہ یہ رقم اگر نہ آتی تو بھی ہمارے اخراجات جس تکمیل پر چل رہے تھے چلتے رہتے اور اس قحط سالی میں جس طرح ہمارے اخراجات بڑھے ہوئے ہیں اور اوسکی وجہ سے گورنمنٹ ہمیں قحط الاونس دیتی ہے انجمن کے اخراجات کے واسطے بھی کوئی قحط الاونس ہمیں مقرر کرنا چاہیئے۔ سو کم از کم یہ رقم ہی قحط الاونس کے طور پر انجمن کے سپرد کی جاوے تو دینے والے کو ذرا بھی حرج اور نقصان محسوس نہ ہوگا۔ یہ ایک میری آرزو اور دلی خواہش ہے جس کو میں دیگر تمام احمدی احباب تک پہونچانا چاہتا ہوں۔ تعجب نہیں کہ اگر پہلے کسی بھائی کا خیال اس طرف نہ مائل ہوا ہو تو اب مائل ہو جاوے اور وہ اسی طرح پر اپنے دل کو سمجھا کر یہ رقم نکال سکے۔

میرے خیال میں احمدی جماعت کے کئی نیک دل افراد اس تحریک پر عملدرآمد کرنے میں حصہ لینگے۔ والسلام

متفرقات

جنازہ غائب میاں عطاء محمد صاحب احمدی اسٹامپ فروش شہر چنیوٹ اور سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری کے نانا میاں صاحب کا جنازہ غائب احباب پڑھ دیں۔

درخواست دعا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی دفعہ ۱۰ کلاس کے طلبۃ العلم جو یکم مارچ کو امتحان انٹرنس دینے والے ہیں اپنے تمام احمدی بھائیوں سے کامیاب ہونے کی بسلسلہ دعا کے خواستگار ہیں احباب توجہ سے مانگتے رہیں۔

قبول بیعت زوجہ محترمہ تجمل حسین صاحب ٹھیکیدار الحکمۃ الحنیری کی بیعت خلیفۃ المسیح نے منظور فرمائی اور دعا کی خط پر پتہ نہ تھا اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔

۴۔ مولوی خدا بخش صاحب ساکن (بہرسیان) جالندھر بھی احمدی ہو گئے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

۵۔ کوئی صاحب پٹیالہ سے تیس سطروں کا کارڈ لکھتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اخبار کے ساتھ ضمیمہ تفسیر مفت دیں مگر اپنا نام تک نہیں لکھا ہم تعمیل کیا کریں۔

۶۔ پنجاب برہمو سماج نے امرتسر میں ایک ودھوا بھون قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور امداد کے خواستگار ہیں مگر بیوگان کے نکاح ثانی کے مسئلہ کو کیوں نہیں پبلک کے ذہن نشین کراتے۔

رقیمۃ الصدیق الی طالب التحقیق

جناب من! یہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ - پرمیشر - خدا - گاڈ کو ماننے والے ہیں بالاتفاق مانتے ہیں کہ دعا - پرارتھنا - ایک مفید اور بابرکت چیز ہے تمام مقدس کتب اس سے بھری پڑی ہیں - دہریہ بھی ہاتھ پاؤں دل سے دعا کرتا ہے اور خواہش رکھتا ہے جب مصائب میں گھرتا ہے - میں نے اس دعا کا بڑا تجربہ کیا ہے میری عمر ستر سے متجاوز ہے بڑے بڑے کام صرف دعا سے حل ہوئے - صدقہ خیرات کسی کا بھلا کرنا - پُن - دان بھی مسلم بات ہے آپ جناب الٰہی میں اضطراب و جوش سے کچھ صدقہ کر کے دعا مانگئے کہ الٰہی! مجھے راستی رکھنا چاہتا ہوں اور راستی کرنا چاہتا ہوں راہ راست دکھا دے اور ایسا ہو کہ تو پھر ناراض نہ ہو یہی دعا قرآن کریم میں موجود ہے کسی ترجمہ میں دیکھ لیں۔

پھر آپ صدقہ و دعا پورا استقلال و ہمت سے شروع کر دو - صدقہ میں حد کوئی نہیں - ایک کوڑی بھی صدقہ ہے اگر موقع پر دیجاوے ہر ایک زبان کو ہمارا مالک جانتا ہے شوخی اور گستاخی اس کو ناپسند ہے یہ سیدا و خدمت میں آپ سے چاہتا ہوں پھر خدا کو برہمان کرا کی پیدائش کا بھلا چاہو اور بس - پرمیشر بڑی اتم وستو ہیں - وہ اتوہم ہیں - کتاب آپ کو پہنچی ہو گی یا پہونچیگی - میں نے بہت دن ہوئے کہ دیا ہے اسے آپ دیکھ لیں اور اضطراب و پیاس عمدہ چیز ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں جو اور مادہ کا مسئلہ ذرا مشکل نہیں مگر اس پر بسط سے سرکن بحث اس وقت مناسب ہے جب میں ان تمام مشکلات سے اطلاع پا جاؤں - جو روحوں اور مادہ کے انادی ماننے والوں کو پیش آئیں ستیارتھ پرکاش اور کلیات آریہ مسافر میں ایسے فلسفیانہ دلائل نہیں جس پر گھبراؤ ہو۔

میں نے وید بھاش - رگوید اور یجر کا سنا ہے اس میں بھی اور شام وید میں بھی ایسے دلائل نہیں دیکھے - اگر کسی نے ارواح و مادہ کے قدامت پر بسط سے لکھا ہو تو آپ مجھے اس کتاب کے نام سے آگاہ فرما دیں - میں اس کو راستی پسندی نظر سے دیکھوں گا میں خود دنیا اور اس کے مادہ کو ہر وقت فنا پذیر دیکھتا ہوں اس مشاہدہ کو کون باطل کر سکتا ہے - پیارے یہ عارضی مشکلات ہیں جو ادنیٰ توجہ سے دور ہو سکتے ہیں - میں آپ کا غمگسار اور ہمدرد ہوں - کتابوں کے مطالعہ پر - ملاقات گو ایک ساعت کی ہو - ضروری ہے۔

نور الدین ۱۷ / جنوری ۱۹۰۹ء

چند سوالوں کے جواب

(۱) مرزا صاحب کے کیا کیا خیالات تھے جو جمہور مسلمانوں سے وہ منفرد تھے۔

جواب - مرزا صاحب کا دعوے تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے باتیں کرتا ہے اور یہ اس کا فضل ہے جو مجھ پر ہے اور اس نے مجھے اس صدی کا امام و مجدد بنایا ہے اور مجھے مہدی فرمایا ہے۔ لوگ ناراض ہوتے اور کہتے تھے اور کہتے ہیں کہ یہ دعوے افترا ہے اور جھوٹ ہے۔

(۲) کیا مرزا صاحب سچ مچ دنیادار تھے اور اسی تحصیل دنیا اور تحصیل حظ نفسانی کے لئے انہوں نے ایسا کیا تھا جیسا کہ علی العموم اخبارات میں لکھا کرتے ہیں۔

جواب - مرزا صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عیسیٰ مسیح فرمایا ہے - مرزا صاحب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور یہ بات لوگوں کو ناگوار تھی اور اس پر ناراض ہو گئے - مرزا صاحب کو دنیا سے اور دنیاداروں سے بیزاری تھی اور کسی دنیادار کو آپ سے تعلق نہ تھا اور آخر تک بیزار رہے اور حظ نفسانی سے پاک تھے۔

(۳) کیا مرزا صاحب مسمریزم سے اپنا اثر ڈالتے تھے

مرزا صاحب مسمریزم نہیں جانتے تھے اور نہ پسند کرتے تھے کہ کوئی مسمریزم کرے اور اس کو مکروہ جانتے تھے۔

(۴) کیا مرزا صاحب کی صرف موت ہی کی پیشگوئی صحیح ہوا کرتی تھی

جواب - مرزا صاحب نے میرے لئے پیشگوئی کی کہ تم کو اللہ تعالیٰ لڑکا دیگا اور وہ ہوا - بہتوں کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے - اور ان کو اللہ تعالیٰ نے برکت دی - پھر یہ کہنا کہ صرف موت ہی کی پیشگوئی کرتے تھے غلط ہے۔

(۵) کیا مرزا صاحب دہریہ تھے۔

جواب - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - بلا خوف لحاظ آپ لوگوں کے یہ میری اور مرزا کی شہادت ہے - چاہے کوئی مانے یا نہ مانے ہم دہریہ کو ملعون یقین کرتے ہیں اور کافر مانتے ہیں۔

(۶) کیا آپ بھی مرزا صاحب کے خیالات کے موافق ہیں۔

جواب - میں بقدر طاقت و فہم مرزا صاحب کا ہم خیال ہوں مجھے بے ریب قرآن و حدیث سے محبت ہے اور مجھے بحمد اللہ بخاری و مسلم و موطا و ابو داؤد اور ترمذی کا فہم عطا ہوا ہے الحمد للہ رب العالمین امام بخاری رحمۃ اللہ کی کوئی سوانح عمری خاص میں نے نہیں دیکھی اور نہ میرے پاس ہے۔

عون المعبود شرح ابو داؤد کے مصنف نے خطرناک غلطی مرزا کے معاملہ میں کہائی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایک دو رسائل مرزا کے مرسل خدمت ہیں۔ نور الدین۔

گوشت قربانی

سارا آپ کھا لو یا تمام کسی کو دیدو - یہ لینے والا دولتمند ہو یا غریب - سب جائز ہے مجھے مولوی چکڑالوی کی ذبح کا علم نہیں واللہ اعلم - میں کیسے کیا فتویٰ دوں - نور الدین

مُقدّس شاعری

اے اُمتِ مسیحا اے احمدی جماعت
دنیا کو اب دکھانا تم ہوشیار ہو کر

دینِ خدا کی نصرت کرنا دل و زبان سے
تیغِ برہنہ بن کر اور ذو الفقار ہو کر

دنیا کی اور تمہاری اب جنگ ہے قلم سے
میدان میں نکلنا تم شہسوار ہو کر

چلنا نسیم بن کر اسلام کے چمن میں
عالم پہ تم برسنا ابرِ بہار ہو کر

احمد کے عشق میں تم آگے قدم بڑھانا
نبیے وفا کے نیکر احمد جان نثار ہو کر

پیارے مسیح کے تم نقشِ قدم پہ چلنا
دار الامان میں رہنا نقش و نگار ہو کر

دل سے لگا کے رکھنا تیر نگہ کو اُس کے
بیٹھا ہے جو جگر میں اب دل کے پار ہو کر

گلزارِ احمدی کے تم پھول بن کے رہنا
اعداءِ دینِ حق کے پہلو میں خار ہو کر

بوجہل و بولہب کی آتش کو سب دبانا
تم بوتراب ہو کر اور خاکسار ہو کر

اقرار پہ ہو قائم تب لطفِ زندگی ہے
کیا تم جئے جیے جو بے اعتبار ہو کر

ہے خاکسار ثاقبؔ جو ذرہ وار تم میں
آفاق میں یہ چمکے خورشید وار ہو کر

ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

جناب ثاقب نے یہ نظم [illegible] جلسہ دسمبر میں پڑھنے کے لئے بھیجی تھی

صاحبزادہ مرزا محمود کی فی البدیہہ رباعیاں

باغ احمد میں سے ہم - نت نئے پھل کھاتے ہیں
دل ہی دل میں وہ جسے دیکھ کر بل کھاتے ہیں
یہ نہ سمجھو کہ وہ بن کھائے پیئے جیتے ہیں
وہ بھی کھاتے ہیں - مگر نیزوں کے پھل کھاتے ہیں

کہتا ہے زاہد کہ میں فرمانروائی چھوڑ دوں
گر خدا مجھ کو ملے - ساری خدائی چھوڑ دوں
دانہ تسبیح اور اشکوں کا مطلب ہے مگر
آب و دانہ کے لئے سب پارسائی چھوڑ دوں

(ایڈیٹوریل)

وتلک الایام نداولھا بین الناس

اس آیت کی تفسیر سمجھنے کے لئے کوئی خاندان برامکہ کے حال دیکھے عبرت کی سچی تصویریں کے واقعات میں ہے یحییٰ برمکی جو ایک وقت میں وزیر اعظم اور سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک تھا وہ عسرت میں ایک جیل خانہ کا قیدی نظر آتا ہے وہ خود ہی اپنے اقبال کے وقت کی ایک حکایت سناتا ہے۔

کہ میں تفریح کے لئے دریا پر گیا کشتی پر سوار ہوتے وقت انگوٹھی کا نگینہ دریا میں گر پڑا یہ یاقوت احمر تھا جسکی قیمت ہزار مثقال سونا تھا گھر واپس آیا تو باورچی نے وہی یاقوت پیش کیا پوچھا یہ کہاں سے ملا اس نے بتایا کہ آج ایک مچھلی خریدی تھی اس کے پیٹ سے نکلا ہے۔

پھر اپنے زوال کے زمانہ کا ایک قصہ بیان کرتا ہے کہ میں نے بحالت قید گوشت کھانا چاہا۔ ہزار دینار قرض لیا۔ بصد حیل گوشت بسکر ہانڈی اور ضروری سامان خریدکیا اور خود پھونکیں مار مار کر بڑی مشکل سے پکایا مگر جب کھانے کا وقت آیا تو ہانڈی الٹ گئی اور سب ضائع ہوگیا۔ آجکل کے لوگ خوش قسمتی کے قائل نہیں مگر ایسے ایسے واقعات انسان کو یہ ماننے پر مجبور کردیتے ہیں کہ تمام دکھوں اور سکھوں کا سرچشمہ وہ خدائے علیم و حکیم ہے جو یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر کی صفت رکھتا ہے۔

ایک شاعر خلیع نام اپنا قصہ بیان کرتا ہے کہ میں نے فضل برمکی کے گھر ایک لڑکا ہونے کی خوشی میں ایک شعر کے ساتھ دوسرا شعر ملایا ہے

و فرح بالمولود من آل برمک
بغاۃ الندی والسیف والرمح والفضل

وتنبسط الآمال فیہ بفضل
کلا سیما ان کان والدہ فضل

اس پر ۳۰ ہزار درہم انعام پایا۔ مگر پھر کچھ عرصہ بعد ایک یہ وقت بھی دیکھا کہ مصر کے ایک حمام میں نہانے لگا ایک نوجوان لڑکا تھا جس نے مجھے مالش کرائی۔ اتفاقاً یہ مصرعہ زبان سے نکل گیا۔ و فرح بالمولود من آل برمک۔ اس پر وہ نوجوان بے ہوش ہوکر گر پڑا میں حیران رہ گیا جب ہوش میں آیا تو پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا کسی شاعر نے میری پیدائش پر کہکر ۳۰ ہزار انعام پایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی بے پروائیوں سے انسان کو ڈرتے رہنا چاہیے اور آسودگی میں زیادہ فرمانبردار بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ رحمان رحیم ہے مگر اس کی بطش بھی شدید ہے

وبالوالدین احساناً

میں چاہتا ہوں کہ ہماری احمدی قوم کے بچے بھی ایسے ہی فرمانبردار اور اپنے والدین کے خدمت گزار بنیں جیسے کہ فضل برمکی تھا جسکی نسبت یہ قصہ میں نے دیکھا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ جیل خانہ میں قید تھا۔ باپ کو بواسیر کا عارضہ تھا۔ سردی میں استنجا کرنے سے سخت تکلیف ہوتی۔ سعادتمند لڑکا باپ کی اس تکلیف کو دیکھ نہ سکا۔ ہر شام کو لوٹا قندیل کے پاس رکھدیتا اور صبح تک پانی شیر گرم ہوجاتا۔ جو کام آتا مگر محافظ نے جب اس راز کو پایا تو وہ قندیل اٹھالی۔ جوانمرد لڑکے نے پھر یہ تجویز کی۔ کہ لوٹا تمام رات اپنے پیٹ پر رکھتا اور پیٹ کی گرمی سے پانی زیادہ سرد نہ ہوتا۔ میرے عزیز و! دنیا میں ایسے ایسے فرمانبردار بیٹے گذرے ہیں کہ وہ اپنے والد کے لئے دودھ لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ باپ سو گیا اور وہ صبح تک سرہانے کھڑا رہا ہے کہ ابا جان جاگیں اور میں دودھ پیش کروں۔

عورتوں کے لئے

اللہ اکبر۔ دنیا میں کیسی کیسی لائق عورتیں گذری ہیں ہارون رشید کے دربار میں ایک عورت آئی اور آکر کہا کہ

یا امیر المومنین اقر اللہ عینک و فرحک بما اتاک واتم سعدک لقد حکمت فقسطت۔

(ترجمہ: تیری آنکھیں اللہ ٹھنڈی کرے جو دیا اس سے خوش رکھے تیری سعادت کو پورا کرے تونے بڑے عدل سے حکومت کی۔)

حاضرین دربار اس دعا سے بہت خوش ہوئے مگر خلیفہ ہارون رشید نے کہا کیا تم یہ سمجھے کہ اس نے مجھے دعا دی ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ تو جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی ہے۔ اقر اللہ عینک سے اسکی مراد ہے کہ تو اندھا ہوجاوے کیونکہ آنکھ کا ٹھنڈا ہونا عدم بصارت کی دلیل ہے فرحک بما اتاک میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنٰھم بغتۃ۔ (جب طرح طرح کی نعمتوں سے خوش ہوئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا) اتم سعدک سے مراد یہ ہے کہ اب تیرا زوال نعمت وجاہ شروع ہو کیونکہ اذا تم امر بدا نقصہ۔ ترقب زوالا اذا قیل تم جب کوئی چیز حد آخر تک پہونچے تو پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے جب تم کہا جائے۔ تو زوال کا منتظر رہ۔

فقسطت ماخوذ ہے کلام الٰہی اما القاسطون فکانوا لجھنم حطبا سے سرکشوں کا جہنم ٹھکانا ہے۔ یا اب یہ زمانہ ہے کہ عورتیں معمولی خط نہیں لکھہ پڑھ سکتیں۔

کیمونیکیڈ

ایک سوال

میں ادب علمائے اسلام کی خدمت میں جو ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں بعض اسباب کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے کہ مرزائی فرقہ حدیثوں کی تاویلیں کرتا ہے تحقیق حق کے لئے ذیل کا سوال پیش کرتا ہوں اگر کوئی صاحب اسکے حل سے خاکسار کو اطلاع بخشے۔ تو عنداللہ ماجور ہو۔ سوال یہ ہے۔ بخاری کتاب الصلوۃ حدیث معراج میں آیا ہے۔ قلت لجبرئیل من ھذا قال ھذا آدم و ھذہ الاسودۃ عن یمینہ و عن شمالہ نسم بنیہ۔ گفتم جبرئیل را کیست این مرد کہ نشستہ است بر جائے و مقال گفت جبرئیل آن آدم است و این اشخاص از جانب وے چپ و راست وے ارواح اولاد وے است کہ متمثل گشتہ اند۔ اینجا۔ نسم بفتح نون و مہملہ نفس مدرح و بدن و انسان نیز آمدہ

جب ہمارے مسلمان بھائی صرف لفظ رفع و نزول کو دیکھ یا سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بمعہ جسم عنصری آسمان میں زندہ ہونا تسلیم کرتے ہیں حالانکہ کسی آیت یا حدیث میں آسمان اور جسم کا ذکر نہیں تو اب باوجود موجود ہونے لفظ السماء اور نسم کے حضرت آدم علیہ السلام کی جمیع اولاد کو جس میں مومن کافر سب داخل ہیں بموجب قاعدہ النصوص تحمل علی ظواہرہا کے ہمارے مخالف علماء آسمان میں ہونا مانتے ہیں یا اس حدیث کی کوئی تاویل کی جاتی ہے۔ بصورت اولیٰ حسب منطوق آیۃ لا تفتح لھم ابواب السماء کوئی کافر آسمان میں نہیں جا سکتا بصورت ثانی پھر حدیث نزول عیسیٰ میں تاویل کرنا کیوں جائے اعتراض ہے۔ بینوا و توجروا۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ کی دعا

جو لوگ انی متوفیک میں یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ یہاں موت کے معنے نہیں بلکہ قبض کرنے کے ہیں وہ اس دعا کو پڑھ کر اپنے مسلمہ معنوں پر غور کریں شیخ الاسلام شرح بخاری شریف میں ہے کہ جب امام بخاریؒ قریہ خرتنگ میں پہنچے تو نماز تہجد کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ اللھم قد ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک۔ خداوندا تنگ آمد بر من زمین باین فراخی کہ وا اند پس بردار مرا دکش بسوئے خود۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائیگا کہ امام صاحب بمعہ جسم عنصری آسمان پر جانا چاہتے تھے

قبل موتہ کی ضمیر اور اس کی تفسیر

بعض لوگ حضرت عیسیٰ کے نزول پر آیت وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔ کو پیش کرکے اس قدر جوش ظاہر کرتے ہیں کہ اگر موتہ کا مرجع حضرت عیسیٰؑ کو قرار نہ دیں توان کے نزدیک ایسا شخص گویا دائرہ اسلام سے خارج بلکہ واجب القتل ہے لہٰذا میں ایسے جوشیلے بھائیوں کی خاطر شرح بخاری سے چند سطور ذیل میں درج کرتا ہوں شاید کسی کو اپنی موت سے پہلے مسیح موعود پر ایمان نصیب ہو۔ شیخ الاسلام شرح بخاری میں ہے۔ وامّا بر قول کسے کہ گوید ایمان می آرند پیش از موت خود یعنے نزد معاینہ پیش از خروج روح پس مقصود آن بود کہ نفع نمی کند او را این ایمان و رانحال

کہ ایمان درین وقت باضطرار است نہ باختیار و مو مذاست این قول را قرأت ابی بن کعب اِلّا لیؤمنن بہ قبل موتہم۔ اب دیکھئے انجمن عیسٰی پرست اپنے کفر و الحاد کے فنڈ سے اس بزرگ کے ذمے کس قدر رقم الزام خلاف اجماع دینی تجویز کرتی ہے۔ کہ مداد از دعیا ...

گورنمنٹ عالیہ دام حشمتہا کی فیاضی

گورنمنٹ نے واقعی بڑی مہربانی کی ہے کہ اپنے سب ملازمین کو جنکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں اس امر کی یادگار اور خوشی مین ایک ماہ کی چوتھائی تنخواہ زائد عنائت کی ہے کہ تمت انگلستان کو حکومت ہند ہاتھ مین لئے عرصہ پچاس سال کا ہوگیا ہے اس فیاضی کے لئے گورنمنٹ شکریہ کی مستحق ہے اور ہم گورنمنٹ عالیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین مگر یہ معلوم نہین کہ پچاس روپیہ ماہوار کی لمٹ کس خیال سے مقرر کی گئی ہے۔ آیا ۵۰ ماہوار سے زیادہ تنخواہ پانے والے دولتمند سمجھے گئے ہین اور پچاس تک لینے والے غریب تصور کئے گئے ہین اگر یہی بات ہے تو یہ شاید ٹھیک نہین گورنمنٹ کے نزدیک ۵۰ روپیہ ماہوار پانیوالے بھی بڑی حیثیت کے نہین سمجھے گئے کیونکہ گورنمنٹ اس سے زیادہ تنخواہ پانے والون سے انکم ٹیکس لیتی ہے اور اس سے کم تنخواہ پانیوالون سے انکم ٹیکس نہین لیا جاتا اور علاوہ ازین ایک سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ملازمین کو ریل کا ڈیل انٹرمیڈیٹ کرایہ ملتا ہے گو اس لحاظ سے بھی سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ایک ہی پلیٹ فارم پر رکھے گئے ہین سو کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ کیون ان ملازمین کو جو ایک سو روپیہ ماہوار تک ۵۰ روپیہ ماہوار تک تنخواہ پاتے ہین گورنمنٹ عالیہ اپنی اس دریا دلی اور فیاضی سے محروم رکھے۔

۲۔ گورنمنٹ براہِ غربا پروری اس امر پر بھی غور فرما دے کہ موجودہ قحط کی وجہ سے جو عالمگیر ہے اور کبھی ملک سے نکلنے والا معلوم نہین ہوتا۔ عام ملازمین کا حال بہت ابتر ہو رہا ہے یہ تنخواہین جو اس وقت ملتی ہین یہ اس زمانہ کی مقرر کی ہوئی ہین جبکہ ملک مین ہر چیز کی ارزانی تھی اور ان تنخواہون مین بڑی عمدگی سے ملازمین کا گذارہ ہوتا تھا اور اب ایسے قحط شدید مین بھی وہی تنخواہین ملتی ہین۔ ناچار ملازمین کو جون تون کرکے نہائت تنگی سے گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ بیس یا تیس سال پہلے گیہون کا بھاؤ زیادہ سے زیادہ ۲۰ روپیہ مانی تھا اور آج پچاس روپیہ مانی ہے یعنے گیہون کی قیمت پانچ گنا قیمت بڑھ گئی ہے دیگر اقسام اناج کی قیمت بھی اسی لحاظ سے زیادہ ہوگئی ہے۔ گھی جو پہلے چار پانچ روپیہ سیر فی روپیہ ملتا تھا وہ آج ۵ا چھٹانک یا ایک سیر ملتا ہے لکڑی سوختنی جو پہلے پانچ یا چھ من فی روپیہ ملتی تھی وہ آج ایک من فی روپیہ ملتی ہے علی ہذا القیاس اور اشیاء خوردنی وغیرہ کی قیمتین بھی اسی طرح بڑھ گئی ہین کل پیشہ ور لوگون نے اپنی اجرتین اسی قحط سالی کی وجہ سے بہت زیادہ کرلی ہین چنانچہ ایک قلی جو پہلے ۲ر یا غائت ۳ر یومیہ پر مل جاتا تھا آج وہ ۴ر یا ۸ر ملتا ہے۔ معمار جو ۴ر یا ۸ر یومیہ پر خوشی سے کام کرتا تھا وہ آج ایک روپیہ یا سوا روپیہ یومیہ پر دستیاب ہوتا ہے کرایہ کے مکانون کا یہ حال ہے کہ پہلے جو مکان ایک روپیہ ماہوار پر ملسکتا تھا وہ آج بمشکل تین چار روپیہ کو ملتا ہے غرض اسی طرح ہر ایک چیز کی گرانی ہوگئی ہے اور ملازمین کا حال عام پر بہت بُرا ہو رہا ہے اُجرتین اور قیمتین بڑھا لینا لوگون کے اپنے اختیار مین تھا سو اونہون نے ویسا کر لیا مگر ملازمین اپنی تنخواہین نہین بڑھا سکتے کیونکہ یہ ان کے اختیار مین نہین اس لئے بصد عجز گورنمنٹ عالیہ کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اپنے غریب ملازمین کے حال پر رحم فرمائے اور موجودہ سکیل آف سیلیریز مین کچھ اضافہ کرکے ان کی مخلصانہ اور دلی دعائین حاصل کرے چونکہ گورنمنٹ عالیہ کو ہر وقت اپنی رعایا کی بہتری اور بہبودی مدنظر ہے اس لئے اُمید ہے کہ اس عاجزانہ عرضداشت پر ضرور غور فرمادیگی اور ایک چوتھائی تنخواہ والے بونس سے بھی ایک سو تک یا غائت ۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پانیوالے ملازمین تک کو محروم نہ رکھے گی۔ خداوند تعالیٰ اس مہربان گورنمنٹ کا سایہ ہما پایہ تا ابد ہمارے سرون پر قائم رکھے۔ آمین۔

خیرخواہ ملازمین

عربی اُمّ الالسنہ ہے

عربی تمام زبانون کی مان ہے اس کے ثبوت مین چند انگریزی کے الفاظ پیش کرتا ہون جو عربی سے ماخوذ ہین مین دینیات کی شاخ جماعت اول مین پڑہتا ہون اس لئے جہان تک میری معلومات نے کام کیا مین نے حوالہ دیا۔ عبد الکریم۔ قادیان

ترجمہ اردو	عربی	تلفظ	انگریزی
بلی	قطّ	کیٹ	Cat
پیالہ	کوب	کپ	Cup
ڈھانپنا	تکویر	کور	Cover
روئی	قطن	کاٹن	Cotten
پکارو	قل	کال	Call
اونٹ	جمل	کیمل	Camel
کاٹنا	قطع	کٹ	Cut
خلیفہ	خلیفہ	کیلف	Caliph
غار	کہف	کیو	Cave
پکڑ	اُخذ	کیچ	Catch
قہوہ	قہوہ	کافی	Coffee
چچڑ	بق	بگ	Bug
کاٹنا	بت	بائٹ	Bite
خریدنا	بیع	بائی	Buy
کامیاب	فاز	پاس	Pass
ہل چلانا	فلاح	پلاؤ	Plough
آلو	بطاطا	پوٹاٹو	Potato
پستہ	فستق	پسٹکس	Pistachio
بلغم	بلغم	فلم	Phlegm
چڑیا	عصفور	سپیرو	Sparrow
شکر	سکر	شوگر	Sugar
بیمار	سقیم	سک	Sick
شیطان	شیطان	سٹان	Satan
لمبا	طال	ٹال	Tall
املی	تمرہندی	ٹمرنڈ	Tamarind
سرخ بینگن	طماطم	ٹوماٹو	Tomato
جھوٹھ	لی	لائی	Lie
نیمبو	لیمو	لائم	Lime
گردن	عنق	نیک	Neck
مخانہ	مخزن	میگزین	Magazin
نرم	لین	لین	Lean
چاول	اُرز	رائس	Rice
بیمار	علیل	اِل	Ill
دلفین	دُلفین	ڈولفن	Dolphin
ہرنی	غزالہ	گیزل	Gazelle
نارنگی	نارنج	اورنج	Oranje
افیون	افیم	اوپیم	Opium
قندیل	قندیل	کینڈل	Candle
وہ	ہُوَ	ہی	He
اُن	ہم	ہِم	Him
زمین	ارض	ارتھ	Earth
سب	الّ	آل	All
کہانیان	اساطیر	سٹوری	Story

ترکی آئینی حکومت کے خلاف سازش

اخبار ڈیلی میل لندن کا اوسینر ایڈیٹر رقمطراز ہے کہ گذشتہ چہارشنبہ کو اتفاقاً ایک بیخ کنی سازش کے وجود کا پتہ لگا۔ جو ترکون کی آئینی حکومت کے قلع وقمع اور سابق خودمختارانہ سلطنت کی بحالی کے لئے کی گئی تہی حسن اتفاق سے قسطنطنیہ کے ایک سرکاری دفتر مین ایک ہی نام (عبدالرحمن) کے دو ملازم تھے ایک تو پرجوش نوجوان ترک تہا اور دوسرا عبدالرحمان پرانی طرز حکومت کا سرگرم حامی تہا ایک قاصد عبدالرحمان کے نام چٹھی دفتر مین لایا جو جوان ترک کے ہاتھ آ گئی حالانکہ یہ دوسرے عبدالرحمان کو بھیجی گئی تہی نوجوان ترک اس خط کو پڑھ کر ایسا مضطرب ہوا کہ اسے اپنے افسرون کو دکہانے سے باز نہ رہ سکا جنھون نے چٹھی مذکور افسر پولیس کو بھیجدی اس کے چند گھنٹون کے بعد خفیہ طور پر دو گرفتاریان عمل مین آئین کہتے ہین کہ سلطنت کے تمام حصص مین ۲۰ ہزار سے کم آدمی اس سازش مین شریک نہین ہین جن کا ارادہ تہا کہ وزیر اعظم اور ایوان ڈپوٹیز کے پریزیڈنٹ کو گرفتار کر کے قید کردین اور سلطان المعظم کو پارلیمینٹ اور دستوری حکومت توڑنے پر مجبور کرین اگر وہ نہ مانے تو اسے معزول کر کے اس کے لڑکون مین سے کسی کو تخت پر بٹھائین اس کے ساتھ ہی یمن حجاز۔ سالونس۔ لبنان۔ مقدونیہ اور آرمینیا مین علم بغاوت بلند کردیا جاتا نیز یہ بھی افواہ ہے کہ دو دور دین طاقتون نے سازشیون کی ہر طرح امداد و اعانت کا وعدہ کیا تہا (پیسہ)

ایران کی حالت

تبریز کے بعد بختیاری سردارون نے اصفہان پر آسانی سے قبضہ حاصل کیا کیونکہ شاہی فوجون مین ناراضگی پہیلی ہوئی ہے اور انہون نے ان سرکش قبائل کا مقابلہ کرنا نہ چاہا اس وجہ سے کہ مہینون سے تنخواہ تقسیم نہین ہوئی اور وہ دوکاندارون کو لوٹ کر اپنا گذارہ کرتے ہے اوران کے افسران کو قابو مین نہ رکھ سکے دوسرے مقامات پر بھی ایرانی فوج کی کم و بیش یہی حالت ہے صرف ان مقامات پر فوجین اپنی تنخواہ ادا کررہی ہین جہان حکام مالیہ وصول کر کے فوج کی تنخواہین ادا کرنے کے قابل ہین مگر مقامی حکام جو کچہ مالیہ یا ٹیکس وصول کرتے ہین وہ دارالخلافہ کو شاہ کے پاس نہین بھیجی جاتی ہین کیونکہ وہ مقامی ضروریات کے لئے ہی مشکل کافی ہوتا ہے اس لئے شاہ کی آمدنی بس اسی قدر ہے جس قدر ٹیکس باشندگان طہران سے وصول ہوسکتے ہین صوبجات کے گورنر تجار کو مگر دیکھ کر اپنی جیبین پر کرنے کی کوشش کرتے ہین لیکن وہ بھی بجز تشدد اور جبر کے کچھ زیادہ وصول نہین کرسکتے مہینون سے بہت سے علاقون مین ایک پیسہ ٹیکس کا وصول نہین ہوا اور بقایا کا وصول کرنا محال ہوگیا ہے قافلے سڑکون پر لوٹ جاتے ہین بعض گاؤن والے جب کوئی قافلہ ان کے قریب سے گذرتا ہے اپنا ٹیکس مانگتے ہین ورنہ مال چہین لیتے ہین اس لئے سوداگرون نے مال بہیجنا ہی بند کردیا ہے غرضیکہ تجارت بالکل بند ہے اور بہت لوگ بے روزگار ہوگئے ہین ایرانی بلوچستان مین تو ایک سال سے گویا ایرانی حکومت ہی نہین ہر ایک بلوچی سردار خود مختار بن گیا ہے ہان مشرقی ایران مین جہان آبادی کم ہے امن قائم ہے اور خراسان مین بہی خاموشی ہے چند روز ہوئے مشہد مین وہان کے گورنر کی دانائی سے فساد ہوتے ہوتے رہ گیا دیکھئے یہ حالت کب تک رہیگی۔ (آزادی نیوز)

بلغاریہ اور ٹرکی

روس نے بلغاریہ و ٹرکی دونون کو ممنون احسان بنانے اور اپنا کوئی خاص مطلب نکالنے کے لئے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ ترکون سے بلغاریہ کی عقب گذاری کرانے کے لئے وہ اپنی متدعویہ رقم (۴۰ لاکھ پونڈ) اپنے بقایا تاوان تاوان جنگ روم و روس مین سے جو دولت عثمانیہ کو واجب الادا ہے وضع کردیگا اور بلغاریہ سے اپنی ادائگی بایں صورت قبول کریگا کہ جتنی رقم (۳۲۸۰۰۰۰ پونڈ) وہ خود ٹرکی کو ادا کرنے پر تیار ہے اس کے تمسک لکھ دے اور اس رقم کے قرضہ کا سود معمولی شرح سے برابر ادا کرتا رہے تاوقتیکہ سود کی مجموعی رقم ۲۱۵۲۰۰۰۰ پونڈ تک پہنچ جائے اس کے بعد وہ سود موقوف کر کے اصل رقم ادا کرنے پر کمربند ہو اور ۳۲۸۰۰۰۰ پونڈ کا سہل اقساط مین چکا دے اسی طرح بلغاریہ کو وہی رقم ادا کرنی پڑیگی جو وہ خود ٹرکی کو بطور معاوضہ پیش کرتا ہے اور ترکون کو وہ رقم وصول ہوجائیگی جو وہ بلغاریہ سے مطالبہ کرتے ہین گویا وہ دونون بحال رہین گے اور کسی کی گرہ سے بہی اس وقت کچھ نہ جائیگا مگر نقصان ہوگا اگر کامل پاشا کی وزارت اس تجویز پر رضامند ہوجائے کیونکہ روس اس جدید احسان سے بلغاریہ پر ممنونیت و فرمانبرداری کا جوا ڈالیگا اور جسطرح بلغاریہ آئندہ اسکے احکام کی تعمیل کے لئے طیار رہیگا اسکی پوشیدہ مگر شدید مضرت کے علاوہ ترکون کے ایک صریح نقصان کی صورت یہ ہے کہ وہ بلغاریہ و آسٹریا سے معاوضہ کی رقوم پانے کی امیدوار و حقدار ہین اور یہ دونو حکومتین ابہی کوئی رقم پیش نہین کرسکتین۔ برخلاف اسکے روسی تاوان جنگ جسکی بقایا سنہ ۱۹۰۸ء مین ۲۱۵۲۰۰۰۰ پونڈ تہی۔ حسب قرارداد سابق ۳۲ لاکھ ۸۰ ہزار ایک سو اٹھ پونڈ کی سالانہ اقساط مین ادا کیا جاتا ہے اس حساب سے ۶۸ لاکھ پونڈ ترک پندرہ سال مین ادا کرین گے اور اگر اتنی رقم معاوضہ بلغاریہ کے حساب مین مجرا دیجائے تو بھی قریباً ...... ۷۰۰۰۷ پونڈ انہین ادا کرنے باقی رہینگے جس کے لئے سالانہ اقساط بدستور رہ جائینگی پس ترکون کو اس انتظام سے بالفعل کچھ فائدہ نہین پہونچتا نہ ان کا بار قرض ایسا زیادہ ہلکا ہوتا ہے برخلاف اسکے اگر انکو بلغاریہ سے ۸ لاکھ ۴۴ پونڈ نقد یکمشت ملین تو وہ اس سے اپنا کوئی خاص قرضہ پاک کرکے سالانہ سود و اصل کی قسط سے بچ سکتے ہین اور اگر اس رقم کو سلطنت کے اندر کسی کام پر لگائین تو معمولی ۵-۶ فیصدی سالانہ منافع کی شرح سے بہی ان کو اتنی رقم ہر سال وصول ہوسکتی ہے جو قریب قریب روسی تاوان جنگ کی قسط مقررہ کے برابر ہوگی پہر ان کا روس کی تجویز پر رضامندی ظاہر کرنا کس طرح درست کہا جاسکتا ہے امید ہے کہ انگلستان و فرانس وغیرہ بہی اس بارہ مین ترکون کی صحیح پوزیشن کو پہچانینگی (وکیل)

طاعون پر سرسری نظر

اگرچہ سنہ ۱۹۰۸ء مین کئی ایک آفتین ہندوستان پر نازل ہوئین لیکن طاعون کی طرف سے نسبتاً آرام رہا نئے سال مین بھی اب تک طاعون کی طرف سے زیادہ خطرہ نظر نہین آتا کیونکہ ان مہینون مین جہان اموات کی تعداد ہزار دن ہوتی تہی انکی بار سینکڑون بیان کیجاتی ہے لیکن طاعون کی ۱۲ سالہ تواریخ پر نظر ڈالنے سے یہ امر بہت مشکل ہے کہ اس خوفناک مرض کی نسبت صحیح پیشگوئی کی جاسکے کیونکہ سنہ ۱۹۰۶ء مین طاعون سے اموات مین کمی ہونے کے بعد سنہ ۱۹۰۷ء مین غضب آگیا تہا پہلے پہل سنہ ۱۸۹۶ء مین طاعون نمودار ہوا اس سال ۲۲۱۹ آدمی اس مرض کا شکار ہوئے جنہین زیادہ تر خاص شہر بمبئی کے تہے سنہ ۱۸۹۷ء مین یعنے دوسرے سال متوفیون کی تعداد قریب ۵۴ ہزار تک بڑہ گئی لیکن اس وقت تک یہ بلا صرف بمبئی پریزیڈنسی تک محدود تہی اس کے بعد دوسرے حصص مین اس نے پہیلنا شروع کیا۔ سنہ ۱۹۰۰ء مین بنگال مین اس نے سخت دبال ڈالا اور اموات کی تعداد بمبئی سے بڑہ گئی بنگال کے علاوہ حیدر آباد دکن اور میسور کی ریاستون اور مدراس پریزیڈنسی صوبجات متحدہ اور پنجاب تقریباً کل علاقون مین کم و بیش اس کا ڈیرا آلگا اور سنہ ۱۹۰۱ء مین اموات کی تعداد ایک دم ۲ لاکھ ۱۳ ہزار ہوگئی سنہ ۱۹۰۲ء مین اور بہی غضب نازل ہوا کہ اموات کا نمبر ۵ لاکھ ۴۰ ہزار ہوگیا متوفیان مین تہائی حصہ صرف پنجاب کے لوگ تہے سنہ ۱۹۰۳ء مین کل ہندوستان مین اس بلائے آسمانی نے تخمیناً ۱۱ لاکھ ۴۲ ہزار آدمیون کو فرشتہ موت کے حوالہ کیا سنہ ۱۹۰۵ء مین بہی ۱۰ لاکھ کے قریب آدمی طاعون سے مرے لیکن سنہ ۱۹۰۶ء مین اموات کی تعداد گھٹ کر گذشتہ سالون کی نسبت ایک تہائی کے قریب رہ گئی اور ڈاکٹر اس عقدہ کو حل نہ کرسکے کہ کمی اموات کا باعث کیا تہا؟ سنہ ۱۹۰۷ء مین جبکہ لوگ سال گذشتہ کے تجربہ پر کمی کی امید لگائے بیٹھے تھے پہر طاعون نے موت کا بازار سخت گرم کردیا یعنے اس سال ۱۳ لاکھ ۱۶ ہزار آدمی فوت ہوئے خدا کی قدرت ہے کہ سال گذشتہ مین نسبتاً بہت ہی امن رہا یعنے ایک لاکھ ۴۹ ہزار اشخاص طاعون سے فوت ہونے بیان کئے جاتے ہین اب دیکھنا باقی ہے کہ سال گذشتہ کی کمی عارضی کمی تہی یا مستقل نیز یہ کہ امن رہتا ہے یا طاعون کی خوفناک بلا پہلے کیطرح لاکہون بندگان خدا کو قبل از وقت ملک الموت کے حوالہ کرتی ہے۔ (سول)

انتخاب الجرائد

حجاز ریلوے۔ عربوں نے معان اور تبوک کے مابین حجاز ریلوے لائن کو توڑ ڈالا۔ سلسلہ تار بھی منقطع ہے۔ تعمیر ریلوے مذکور میں جو رشوت خوری اور دیگر جرائم کے ارتکاب ہوئے ہیں مجلس مبعوثان نے ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی منعقد کی ہے۔

انتقال۔ سلطان المعظم کی تیسری حرم محترمہ کے انتقال کی خبر کافہ مسلمین کے لئے موجب افسوس ہے۔

طاعون۔ جدہ میں طاعون کا نیا کیس ہوگیا جس کے باعث ینبوع کے مسافروں پر تین دن کا قرنطینہ لگا یا گیا ہے۔

رفع تنازع۔ ارض مقدس میں جو تنازعہ رُوسیوں اور عربوں کے مابین دمیانوس بطریق کی معزولی کے باعث واقع ہُوا تھا اسکی تحقیقات کے لئے آستانہ سے ایک کمیشن مرتب کر کے بھیجا ہے۔

ایران۔ روڑ کا نامہ نگار ایران سے اطلاع دیتا ہے کہ شاہ نے سعد الدولہ کے مشورے کے موافق کسی خارجہ سلطنت سے ایک افسر خزانہ طلب کرنے کا ارادہ کیا ہے جو محاسبات میں مناسب ترمیم اصلاح کرے گا۔

بمب۔ اخبار اسٹیٹسمین کو معلوم ہُوا ہے کہ بلگھریا کے قریب ۵۹ اپ پسنجر ٹرین پر بمب کے دو گولے پھینکے گئے۔ کسی مسافر کو صدمہ نہیں پہونچا۔ البتہ ٹرین کو نقصان پہونچا ہے۔ مسٹر ہیوم وکیل سرکار اس ٹرین پر سفر کر رہے تھے معلوم ہُوا ہے کہ یہ گولے دراصل حضور وائسرائے کی اسپیشل پر پھینکے جانے والے تھے۔ قریب کی چوکی پر جو دربان تھا اوس نے دو بنگالیوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن چونکہ اس کی صرف ایک ٹانگ تھی وہ اون کا تعاقب نہ کرسکا۔ حضور وائسرائے کی اسپیشل تھوڑی ہی دیر پہلے گذر چکی تھی۔

خزانہ۔ ۱۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء کو سرکاری خزانہ اور پریسیڈنسی بنکوں میں اور ان کی شاخوں میں بمقابلہ اسی تاریخ ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۷ء کے حسب ذیل رقوم تھیں ۱۹۰۹ء (۱۲۹۴۵۸۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۸ء (۱۳۶۳۹۵۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۷ء (۱۱۲۸۴۸۰۰۰) روپیہ۔

اس ہفتہ درس میاں وڈا صاحب کے سجادہ نشین میاں محمد دین صاحب نے قریباً ۷۰ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

سالونیکا میں ایک لاکھ بیس ہزار ریفلیں پہونچگئی ہیں مردیہ نے ۳۰ ملین کارتوس بھیجے ہیں۔ بحیرہ اسود کے دہانہ پر جو قلعہ ہے اسکی مرمت کی گئی ہے۔

مکہ میں جدید فوجیں آگئی ہیں اور یہ سب مختلف مقامات پر بھیجدی گئی ہیں۔ صوبیدار نے حکم دیدیا ہے کہ باشندوں کے ساتھ نہایت شریفانہ برتاؤ کرو۔

میرٹھ میں ایک ستر سالہ مسلمان کو بیس برس قید سخت کی سزا ملی۔ اس لئے کہ پبلک کو دھوکا دیکر حجاز ریلوے کا چندہ اگاہا اور خود ہی اُڑا لیا۔ اس چندہ کی جعلی دستاویزات سے پبلک کو گمراہ کر کے مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا۔

لندن میں ایک عجیب و غریب گھڑی کرۂ زمین کی صورت میں تیار کی گئی ہے اس کے بنانے میں ایسی عقل صرف کی گئی ہے کہ حضور شاہ قیصر دیکھ کر دنگ رہ گئے ہیں اس گھڑی میں روئے زمین کے تمام ممالک کے بڑے بڑے شہروں کا نشان دیا گیا ہے اور آپ سے آپ معلوم ہوتا ہے کہ کس شہر میں صحیح وقت کس وقت کیا ہے نیز موسموں کی ماہوار گردش آفتاب کا اثر اُن اور دکھائی روزانہ حرکت کے درجہ سے آپ سے آپ ظاہر ہوتا جو

بدھ وار گذشتہ کو بوقت ساڑھے چار بجے شام علی پور (کلکتہ) کے ڈپٹی مجسٹریٹ (مولوی عبد الحق صاحب) کی اجلاس گاہ کے باہر احاطہ میں ایک نوجوان کم بخت بنگالی مُسمی چارو چندر بوس نے جسکی عمر ۲۰ یا ۲۱ برس سے زیادہ نہیں ہے نشانہ ریوالور سے بابو آشوتوش بسواس صاحب کو مار ڈالا جو عدالت علی پور کے پبلک پراسی کیوٹر ہیں۔

پنجاب میں امسال ۳۴ لاکھ ۹۶ ہزار ایکڑ زیر کاشت کیا گیا ہے پیداوار ۳ لاکھ ۹۷ ہزار گٹھڑ اندازہ کی جاتی ہے۔

جمعرات کو برلن میں ہمارے حضور نے اپنی رجمنٹ اول فرسٹ ریگولر گارڈ کے ہمراہ ناشتہ تناول کیا۔

رام نگر (چمپارن) کے راجہ موہن بکرم شاہ کئی روز سے گم ہیں لیکن اب تک کچھ پتہ نہیں لگا سکے۔

بیرکپور میں تین آدمی مصنوعی پولیس افسر کے الزام میں پکڑے گئے ایک مسلمان ہے اور دو ہندو ہیں۔

ٹرکی بلغاریہ کے تنازعہ کی بابت روسی تجویز کے ٹرکی جواب کا روس نے جواب الجواب بھیجا ہے۔ روس اس جواب الجواب میں ٹرکی کی خواہش کو تسلیم کرتا ہے کہ تاوان جنگ کا تمام قرضہ محسوب کیا جاوے لیکن روس لکھتا ہے کہ ٹرکی کو نقد رقم کی قدر کرنا چاہیئے۔ حالانکہ بلغاریہ کچھ قرضہ نہیں لے سکتا ہے۔ روس تاکید کرتا ہے کہ اوس کی پہلی تجویز پر دوبارہ غور کی جاوے اور لکھتا ہے کہ ٹرکی فائدہ میں رہے گی۔

ڈنمارک کے ایک سرکاری اہلکار کا دعوے ہے کہ اس نے کئی روز بعد تک مچھلی میں تازگی و خوشبو قائم رکھنے کی ترکیب دریافت کرلی ہے جو یہ ہے کہ مچھلی کو پانی میں سے نکالتے ہی ایک سبز بچے بنے ہوئے کاغذ میں لپیٹ دیا جاوے اور پگھلی ہوئی برف میں دبا دیا جاوے۔ مسٹر احمد کمشنر ماہی گیری بنگال اس کاغذ کی کچھ مقدار منگا کر ہندوستان میں اس ترکیب کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

نظام گورنمنٹ نے شہر حیدرآباد کے سیلاب زدہ حصہ کو از سر نو تعمیر کرنے کے لئے مسٹر وسویسور آیا۔ انجینیر بمبئی کی خدمات بمبئی گورنمنٹ سے طلب کی ہیں۔

بابعالی نے روس کی اوائے معاوضہ بلغاریہ کی تجویز کو منظور کر لیا ہے مگر اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ روس تمام باقیماندہ تاوان جنگ روس و روم سے دست بردار ہو اور بابعالی بلغاریہ کے تمام مالی مطالبات چھوڑ دے۔

حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ ۸ فروری کی صبح کو بحشم و خدم جنہیں لارڈ کرو اور سر چارلس ہارڈنج بھی شامل ہیں براہ ڈوور برلن روانہ ہوئے۔

مسٹر ایڈورڈ بیکر نے اراکین سول سروس کو جتایا ہے کہ آئندہ پراونسل کونسلوں میں غلبہ تعداد غیر سرکاری ممبروں کو حاصل ہوگا۔ جو اپنے حسب دلخواہ رائے دینے اور تقریر کرنے کے مجاز ہوں گے وہ صوبہ کے بجٹ پر نگرانی رکھیں گے۔ پبلک فائدہ کے معاملات پر مباحثہ کریں گے۔ ریزولیوشن پاس کرائیں گے اور نہ صرف معمولی سوالات پوچھیں گے بلکہ سرکاری ممبروں کے جوابات پر نکتہ چینی و موشگافی کریں گے ان تبدیل شدہ حالات میں اعلٰے افسران محکمہ و سیکرٹریان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے معاملات سے پختہ واقفیت بہم پہونچائیں اور جلسوں میں جو اخبارات میں چھپا کریں گے اپنی بات کی تائید کر سکیں اون کو سوالات کے جوابات بھی پورے دینے پڑینگے اور معمولی ان یا نہیں سے کام نہیں چلے گا سب سے بڑھ کر یہ امر ہے کہ اب انہیں اپنی اقتدار پسندی کو ایک حد تک خیر باد کہنی پڑے گی اور پبلک لیڈروں کی واجبی توقیر لازم ہوگی۔ جو حاکم و محکوم کے مخلصانہ تعلقات کے لئے بسا ضروری ہے اُمید ہے کہ اراکین سول سروس اس اعتماد کو جو ان کی ذات پر کیا گیا ہے صحیح ثابت کر کے دکھائیں گے اور اپنے طریق عمل کی اصلاح پر مائل ہوں گے۔

مدرسۃ العلوم میں فارسی زبان کو ترقی دینے کے لئے وسیع اور اعلٰے پیمانہ پر ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے رُوح رواں مسٹر عبد القوی فانی ہیں۔

تبریز میں انقلاب پسندوں کا زور بخوبی توڑ دیا گیا ہے اور شاہ ایران کی فوجیں اس پر بخوبی قابض ہوگئیں۔

ایرانی صوبہ رشت میں رعایا بگڑ گئی۔ انقلاب پسندوں نے یہاں کے گورنر اور کئی اعلٰے افسر بھی قتل کر ڈالے ہیں۔

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام تصنیف کیا تھا جسمین حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا اس کے جواب مین شہادت الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جسمین ہر دلیل کو علمی رنگ مین بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۴۵ صفحے کی کتاب ڈمی کاغذ پر چھپی ہے ۲ قیمت ہے اسباب خصوصاً سیالکوٹی جو اکثر اس کے جواب کی نسبت فرمایا کرتے تھے اسکی بہت سی کاپیان خرید کر مفت تقسیم فرماوین - دفتر بدر سے مل سکتی ہے -

اوامر و نواہی قرآن کریم

جسکو جناب عرب صاحب عبد المحی نے ایک کتاب کی صورت مین جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے -

یہ وہ کتاب ہے -

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب نے جلسہ سالانہ پر کی تہی اس مین چھپیں احادیث بھی ہین باوجود ان خوبیون کے قیمت بجائے ۸ کے رعایتی ۶ کر دیگئی ہے اور دفتر اخبار بدر سے درخواست آنے پر روانہ ہوسکتی ہے جلد خرید فرماوین کیونکہ بہت تھوڑی تعداد مین چھاپی گئی ہین -

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی مولانا حکیم نورالدین صاحب - سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخون کے مطابق تیار ہوا ہے ممیرا قسم اول عہ قسم دوم سے سرمہ قسم اول عہ قسم دوم عہ - علاوہ ازین لنگی پشاوری و کلاہ ہر

قسم نذری و سادہ بھی موجود ہے -

المشتہر - احمد نور - کابلی مہاجر از قادیان گورداسپور

اہل تجارت کے لئے خاص موقعہ

یہ اخبار چار لاکھ احمدیون مین خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس مین اشتہار دینا چاہین وہ اشتہار بھجوادین اور جو اجرت لکھی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے -

نقشہ صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۲	۱½
⅛	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسو گند گفتن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ ہیست میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہین مگر مین کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچروپیہ دیتا ہون اگر کسی صاحب کو تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہین -

المشتہر - مولوی محمد یمین حمزاتہ - مانسہرہ - (ہزارہ)

نوٹ - دفتر اخبار بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے -

اس سے بہتر اور کیا ہوسکتا ہے

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کردہ اکہ ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والون نے بھی پسند کیا ہے قیمت چار روپے - گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہین تو نصف قیمت پر واپس لے لیجاویگی اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا بہت جلد منگایئے -

المشتہر - امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی بیل مہادیا اسٹریٹ دہلی

تین ۳ برس کی جانفشانی کا ماسریہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود - اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیون تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہین یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلون اور پہاڑون کی سیاحت کا نتیجہ ہین صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخون کو جو ہر شہر اور ہر دیہات مین کوڑیون کے مول تیار ہوسکتے ہین قلمبند کیا گیا ہے - کمزوری - ناطاقتی - جریان - آتشک - اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخون کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعوی ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہین جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اوس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو - قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک ۲ر

المشتہر

مینیجر پبلک بک ایجنسی لاہور - اندرون دہلی دروازہ

یہ تمام کتابین بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح ۲ر - معیار الصادقین ۳ر - براہین احمدیہ مجلد ۱۲ر - بجلد ۱۰ر

در ثمین مجلد ۸ر - بجلد ۶ر - شری نہہ کلنک اوتار ۸ر - سیر پرند ۱۲ر - بجائے ۸ر

کرشن لیلا ۱ر - مورکہہ سیدھ ۱ر - سر الشہادتین ۱ر

غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۶ر - جام شہادت ۱ر

جنگ مقدس ۴ر - معیار حق ۱ر - رویائے صالحہ ۸ر

اسلام کی پہلی کتاب ۲ر - القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۱ر

کامن احمدی ۱ر - نظم مستورات ۱ر - کامن الہ داد ۱ر

عیسائی مذہب ۱ر - البرہان الصریح ۲ر

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

رکوع چہارم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اللہ جو حکم دیتا ہے اس کے ساتھ کچھ نواہی بھی ہوتے ہیں۔ یہاں اسکن۔ کلا منہا رغداً تو احکام ہیں اور لاتقربا نہی ہے

ھذہ الشجرۃ۔ ایک درخت سے منع کیا جو ان کے لئے مضر تھا۔ بے جا تکلیف اٹھائی ان لوگوں نے جنہوں نے اس درخت کا نام ڈھونڈا ہے میرا اپنے ذوق کے مطابق یہ اعتقاد ہے کہ ہر شخص کو کچھ حکم دیا جاتا ہے تو ساتھ ہی کچھ ممانعت بھی کی جاتی ہے۔ کلوا واشربوا کے ساتھ ولاتسرفوا فرمایا ہے ایسا ہی آدم کو کسی بات سے جو اس کے مضر تھی روکا۔

فتکونا من الظالمین۔ ایسا کروگے تو اپنی جان پر بوجھ ڈالوگے آدم خدا کا مصطفٰے اور مجتبیٰ تھا اور قرآن مجید میں آیا ہے ثم اورثنا الکتاب الذی اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ۔ جس سے معلوم ہوا کہ برگزیدہ لوگ بھی ظالم ہیں مگر وہ ظالم نہیں جن کے ظلم کا نتیجہ برا ہے۔ بلکہ وہ نفس پر رضاء الٰہی کے لئے ظلم کرتے ہیں۔

فازلہما الشیطان۔ شیطان کو بھی ایک موقعہ معلوم ہوا اور اس نے پھسلانا چاہا۔

عنہا۔ اس درخت سے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ نسی فلم نجد لہ عزماً۔ کچھ مدت کے بعد آدم حکم الٰہی کو بھول گئے اور یہ کسی انسان کے لئے موجب تعجب نہیں ہو سکتا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آدمی نماز کے لئے بڑے اہتمام کے ساتھ گھر سے آتا ہے وضو کرتا ہے پھر پہلی رکعت دوسری سے بالکل مختلف ہے پھر بھی بھول جاتا ہے قرآن مجید کی آیات کا بھی یہی حال ہے بعض وقت معمولی آیت قرأت کے وقت بھول جاتی ہے روزہ رکھا جاتا ہے مگر بھول کر پانی پی لیتے ہیں۔ یہ عجائبات قدرت ہیں۔

اخرجہما۔ اس نے نکال دیا اس حالت سے جس میں وہ تھے پھر خداتعالیٰ نے فرمایا کہ جب بعض تمہارے دشمن بھی ہیں تو تم چوکس رہو۔

اھبطوا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سزا نہیں۔ آدم نے خدا سے کچھ باتیں سیکھیں جیسے حضرت ابراہیم نے اذ ابتلی ربہ بکلمات فاتمہن۔ یعنی کچھ احکام دئے جن کو ابراہیم نے پورا کیا تو امام بنایا گیا۔ اسی طرح خدا نے حضرت آدم کو درجات عطا فرمائے۔

ھو التواب الرحیم۔ کے بعد قلنا اھبطوا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بطور سزا ہرگز نہیں یہ قرآن شریف کے سیاق کے بالکل خلاف ہے۔

فاما یاتینکم منی ھدی۔ ہمارا ہدایت نامہ جب آئے تو قاعدہ یاد رکھو جو تابع ہوگا اس پر کوئی خوف وحزن نہیں۔ ہر زمانے میں ایک تغیر آتا ہے اس تغیر میں ایک قوم خوف وحزن میں ہوتی ہے۔

رسول کریم جب مبعوث ہوکر پبلک میں آئے تو لا الٰہ الا اللہ کا وعظ کیا۔ اس وقت دو مذہب تھے ایک موحد دوسرے بت پرست۔ ان میں سے جو متبع تھے حضرت نبی کریم کے وہ کامیاب ہوئے اور سارے عرب کو ساتھ ملا لیا۔ مگر کافر اسی خوف وحزن میں رہے عبداللہ بن ابی اور ابوجہل کو تھوڑا سا رنج نہ تھا اور پھر کفار کو کتنا حزن ہوا ہوگا جبکہ دونوں کے بیٹے مسلمان ہو گئے۔

غرض جو فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں وہ سکھ پاتے ہیں اور جو مقابلہ کرتے ہیں وہ اصحاب النار جل بھن کے کباب ہو جاتے ہیں۔ ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ مومنوں کو بھی خوف وحزن ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مومنوں کے لئے یہ وعدہ ہے ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ غرض یہ خوف وحزن ایک فریق کے لئے کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔ تو دوسرے کے لئے ناکامی کا

۳۰۔ جنوری ۱۹۰۹ء

سارا قرآن شریف حقیقت میں الحمد کی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تین گروہوں کا اور اپنی صفات میں سے چار صفات کا ذکر کیا ہے ایک گروہ کا نام منعم علیہم ہے۔ بہت سے لوگ منعم علیہ ہو کر ہی مغضوب بن جاتے ہیں۔ مغضوب علیہ وہ ہوتا ہے۔ جو علم پر عمل نہ کرے اور کسی سے بے جا عداوت رکھے احادیث میں یہود بتائے گئے ہیں ان میں یہی بات تھی کہ بے جا عداوت رکھتے ہیں اور جو نعمت علیہم ہو کر علم نہیں رکھتے اور کسی سے بے جا محبت رکھتے ہیں وہ ضالین ہیں۔ احادیث میں ان کا نام عیسائی آیا ہے یہاں یعقوب کا نام چھوڑ دیا ہے اسرائیل کو یونانی زبان میں س بجائے ش بولتے ہیں۔ اشر کے معنے سپاہی بہادر۔ خداتعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کا یہ نام رکھا ہے کہ وہ خداتعالیٰ کا بہادر سپاہی ہے۔ ماں باپ نے تو یعقوب نام رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل نام رکھا یہ ہم کو بتایا کہ تم کن اسلاف کی اولاد ہو۔

انعامات کو یاد کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ ہمارے احکامات کی بجاآوری میں سستی نہ کرو ہمارے احکامات کی بجاآوری کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جو نتائج پہلوں کو عطا ہوئے ہیں وہ تم کو بھی عطا ہو جائیں گے۔ بعض اوقات انسان کو ایک اور مشکل پیش آ جاتی ہے وہ یہ کہ بعض آدمی غریب ہوتے ہیں ان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی بڑے آدمی کی مخالفت کریں تو ہم کو نقصان پہنچے گا۔

نعمتی التی انعمت علیکم۔ سب سے بڑی نعمت تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک تھا۔

اوف بعہدکم۔ میرے وعدون کے پابند ہو جاؤ جو مین نے ان پر ثمرات عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہ مین دے دون گا۔

چونکہ کسی شرعی حکم پر عمل کرنے مین بعض آدمیون کو مشکلات ہوتی ہین اور بڑے آدمیون کا خوف ہوتا ہے کہ شاید وہ تکلیف دین اس لئے فرماتا ہے۔ ایای فارھبون مجھی سے صرف ڈر رکھو۔

انسان حق بات کا اظہار بوجہ ضعف مالی یا ضعف جاہ و جلال یا ضعف علم و ہمت کے نہین کر سکتا مثلاً ایک آدمی غریب ہے اپنا جتھا نہین رکھتا پس وہ دوسرون کا محتاج ہے فرماتا ہے کہ تم اظہار حق مین کسی کی پرواہ نہ کرو۔ تم میرے وفادار بنو اور میرا ڈر رکھو مین خود تمہاری مدد کرون گا۔ یہ ضعفاء کے لئے ہے۔

مصدقاً لما معکم۔ مصدقاً پر بعض عیسائیون نے اعتراض کیا ہے کہ پھر مسلمان کیون انجیل پر عمل نہین کرتے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مصدق ہونے کو تیار ہین بشرطیکہ انجیل وہ ہو جو عیسیٰ پر نازل ہوئی اگر وہ انجیل ہو تو ہم اس کے مصدق ہین۔

پھر کوئی چیز مصدق اس چیز کے لئے ہو سکتی ہے جو تصدیق کی محتاج ہو مثلاً سبت مناؤ یا یہ کرو تو یہ محتاج تصدیق نہین۔ تصدیق کی محتاج پیشگوئیان ہوتی ہین اسلام کی وجہ سے جو تغیران کے بلاد اور مذہب مین ہوا۔ عیسائیون سے ہمارا سوال ہے کہ آیا اس کے متعلق کوئی پیشگوئی تمہاری کتابون مین ہے یا نہین اگر ہے تو وہ پوری ہو چکی۔

تصدیق کے دوسرے معنے سچ کو سچ کہنے والا۔ جھوٹ کو جھوٹ کہنے والے کو مصدق نہین کہتے پس جو ان کتابون مین سچ ہے اس کو اپنی تعلیم مین لیکر سچا ثابت کر دیا اور جو جھوٹ ہے اس کی تکذیب کر دی۔ مثلاً یہود کہتے ہین کہ خدا ایک ہے اور مسیحی کہتے ہین کہ خدا تین ہین پس فرمایا۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ۔

ولا تکونوا اول کافر بہ۔ یعنے تم پڑھے ہوئے کافر بنو گے تو اول درجہ کے کافر کہلاؤ گے گو مشرک پہلے کافر ہو رہے تھے مگر وہ جاہل تھے اس لئے پڑھے ہوؤن سے کہا کہ تم اول درجہ کے کافر ہو گے کیونکہ تم کو منہاج نبوت کا علم ہے اور پھر کافر بنے۔

ثمناً قلیلاً کے یہ معنے ہین کہ قرآن کی قیمت تھوڑی نہین لینی چاہیئے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے سکے بناکے اپنی بڑائی یا دنیا چاہنا بہت برا ہے۔

قرآن مجید مین آیا ہے کہ قل متاع الدنیا قلیل۔ جس سے ثمناً قلیلاً کے معنے نکل سکتے ہین۔

فاتقون۔ میرا تقوےٰ اختیار کرو۔

انتم تعلمون۔ جب کہ تم پر حق واضح ہو چکا ہو۔ یہ سب علماء کو خطاب ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ علماء مین بہت ہین۔

مثلاً ایک امیر شیعہ نے ایک عالم سے پوچھا کہ کربلا جانا بہتر ہے یا مکہ جانا اس نے جواب دیا کہ مکہ کے واسطے تو زاد راہ اور امن کی شرط ہے اور کربلا کے واسطے یہ شرط نہین وہ کربلا کی اتنی عظمت اور اس کی طرف اپنی جان جو کھون مین ڈالکر جانا سمجھ کر سبحان اللہ پڑھتا چلا گیا۔ بعد مین کسی دوست نے پوچھا کہ کیون حضرت یہ کیا فرمایا۔ کہنے لگے کہ اس نے دھوکا کھایا میرا مطلب یہ تھا کہ کربلا جانا ثابت ہی نہین دیکھو اگر اسے حق کہنا منظور ہوتا تو ایسے مشتبہ لفظ نہ بولتا۔ پھر فرمایا کہ نمازین سنوار سنوار کر پڑھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ مین نے بہت کم عالمون کو زکوٰۃ دیتے دیکھا ہے ان مین زکوٰۃ کا رواج کم ہے ارکعوا فرمانبردارون کے ساتھ ہو جاؤ۔

اتامرون الناس۔ ایسے نہ بنو کہ لوگون کو تو نیکی کا حکم کرو اور اپنے تئین ترک کر دو۔ تنسون کے معنے ترک کرنے کے ہین۔ قرآن شریف مین ایک جگہ آیا ہے نسوا اللہ فنسیھم افلا تعقلون۔ تم کیون نہین رکھتے عقل ایک صفت ہے۔ جس سے انسان اپنے تئین بدیون سے روک سکتا ہے۔

یہ دو گروہ ہوئے۔ ضعفاء اور علماء۔ اب تیسرے گروہ کا ذکر آتا ہے یہ امراء کا گروہ ہے ہمارے ملک مین ان لوگون کے لئے گویا کوئی شریعت ہی نہین۔ اور نہ کوئی واعظ ہے ہر قسم کی بدی ان کے لئے مباح ہے ان کی مجلسون والے بڑے خوشامدی ہین ایک امیر نے بینگن کی تعریف کی حاضرین مجلس نے بھی ہان مین ہان ملائی۔ دوسرے دن اس نے بینگن کی مذمت کی۔ تو وہ بھی مذمت کرنے لگا۔ ایک دوست نے کہا کہ یہ کیا؟ کہنے لگا مین تو امیر کا نوکر ہون بینگن کا نوکر نہین۔

پس امراء کو خصوصیت سے حکم دیتا ہے کہ روزے رکھو۔ نماز پڑھو یہ طریق مشکل ہے۔ مگر خشوع اختیار کرنے والون کو نہین۔

انھا کی ضمیر مونث ہے جو صبر و صلوٰۃ کی طرف پھرتی ہے۔ عربون مین قاعدہ ہے۔ کہ مذکر و مونث مل جاوین تو مذکر کو ترجیح دیتے ہین لیکن اگر علیحدہ مونث و مذکر کو ضمیر پھیرنا ہو تو مونث ہوگا۔

قرآن مجید مین ایک جگہ فرمایا۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا۔ ھا ضمیر فضہ کے لحاظ سے مونث آیا ہے حالانکہ اشارہ دونون کی طرف ہے یہ انگریزون مین بھی رواج ہے کہ ہاتھ ملانے خطاب کرنے مین عورتون کو مقدم کرتے ہین۔ عرب کے شعراء کا بھی یہی مسلک ہے۔ ایک شعر ہے۔ وما ذکر الرحمٰن یوماً ولیلۃ ملکنا لہ فیھا لکن لیلۃ البدر۔

الذین یظنون۔ یقین کرتے ہین۔

۳۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

یابنی اسرائیل۔ اللہ تعالیٰ مخاطب کرتا ہے ایک قوم کو اور فرماتا ہے کہ تم بہادر سپاہی کی اولاد ہو اور بہادر بنو۔

مین سمجھتا ہون تمہین بھی مخاطب کرکے یہی کہتا ہے تم اپنے بزرگون کو دیکھو کہ کس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام نے اسلام کی اشاعت مین اپنی جان تک لڑا دی۔ صحابہ ایسے بہادر تھے کہ ایک دفعہ نبی کریم نے ان سے کہا دریا کے کنارے پر جاؤ کچھ کام ہے تین سو آدمی روانہ ہوئے اور مین حیران ہون کہ یہ نہین پوچھا کہ ہماری رسد کا کیا انتظام ہوگا۔ کچھ کھجورین مدینہ سے لے گئے جو رستے ہی مین ختم ہو گئین۔ جب کچھ پاس نہ رہا تو کیکر کے پتے پھانک کر گذارہ کرتے رہے۔ پھر ایک وہیل مچھلی مل گئی۔ جس پر تین سو آدمیون نے سترہ روز تک گذارہ کیا۔ دیکھو اتباع کی کیا محبت تھی جو ان لوگون مین تھی اب مین دیکھتا ہون کہ کسی کو مالی نقصان ہی پہنچ جائے یا عزت مین فرق آجاوے یا کسی کے خیال کے خلاف ہی کوئی حکم

شرعی ہو تو اُسے گران گذرتا ہے۔

فضلتکم علی العالمین
لا تجزی نفس عن نفس

احمدی قوم بھر قادیان کے رہنے والے خصوصیت سے اس پر غور کریں ۔ ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ کوئی جی کسی جی کے کام نہیں ہو سکتا۔ والدہ کو کتنی محبت ہوتی ہے مگر ذرا بچے کے پیٹ میں درد اُٹھے وہ اس درد کو بانٹ ہی نہیں سکتی۔ سب سے زیادہ محبت کرنے والے تو پیر ہوتے ہیں ان پیرون میں سے سب سے بزرگ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ جنھون نے ہمین ہمگنے موتنے تک کی جا رچ تک سکھائی پھر ہم نے اپنے امام کو دیکھا۔ مین بیمار ہوتا تو وہ میرے لئے قربانیان کرتے اور بار بار مکان کی تبدیلی کراتے اور دم بدم خبر منگواتے ایسا درد کسی مین ہو سکتا ہے ۔ پھر بھی جب وہ فوت ہونے لگے تو ہم نے کیا کر لیا ۔ بعض وقت سفارش بھی کام دے جاتی ہے مگر ایک وقت سفارش بھی نہین مانی جاتی ۔ مواخذہ الٰہی کا وقت ایسا آتا ہے کہ

ولا یقبل منہا شفاعۃٌ ۔ یہان شفاعت کی مطلق نفی نہین ہے ۔ کیونکہ اِلّا باذنہ کا استثنا دوسرے مقام پر موجود ہے ۔ ولا یشفعون الا لمن ارتضیٰ قرآن مین آچکا ہے ۔ دیکھو یہودیون پر ایک وقت آیا کہ لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً وان قوتلتم لننصرنکم کہنے والے بھی کچھ بھی انکے کام نہ آسکے ۔

یستحیون ۔ عورتون کو زندہ رکھتے دوسرے معنے میرے نزدیک یہ ہین کہ ان کے حیا کو سلب کرتے

فرقنا بکم ۔ دریا کو تمہارے لئے الگ کر دیا کس طرح کیا ۔ دوسری آیۃ مین فرمایا ہے فاضرب لہم طریقاً فی البحر یبساً ۔ ایک راستہ اس دریا مین خشک نکال دیا ہے ۔

انتم تنظرون ۔ ایک فضل تو یہ تھا ۔ کہ دشمن کو ہلاک کر دیا اب دوسرا فضل یہ ہوا کہ دشمن کو تمہاری آنکھون کے سامنے ہلاک کیا ۔

وانتم ظالمون ۔ اور تم مشرک ہو گئے ان الشرک لظلم عظیم

تشکرون ۔ تا تم قدر کرو

الفرقان ۔ وہ مدد جس سے دشمن اور موسیٰ کے درمیان فیصلہ ہوا وہ یہی کہ فرعون غرق ہو گیا اور بنی اسرائیل نجات پا گئے ۔ اور عمدہ .. .. ملکون کے وارث ہوئے

۴ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک زمانہ مین طور پر تشریف لے گئے ایک شریر آدمی نے بچھڑا بنایا اور ان لوگون سے کہا کہ یہی موسےٰ کا معبود تھا وہ بھول کر پہاڑ پر چلا گیا ۔ تم لوگ غالباً تعجب کرو کہ ایک قوم بچھڑے کو کیونکر خدا ٹھہرا سکتی ہے ۔ سو مین تمہین سناتا ہون ۔ کہ دیکھو آجکل ہندو کیسے ذہین اور چالاک ہین ۔ پھر بھی پتھرون کو معبود کہتے ہین ۔ بچھڑے مین تو پھر ایک آواز تھی ۔ پتھر مین یہ بات بھی نہین ۔ پھر پتھرون پر ہی اکتفا نہین ۔ بلکہ جمنا جی ۔ گنگا جی اور اس قسم کی کئی ندیون کی پرستش کرتے ہین ۔ خیر یہ تو ہندو ہین ۔ مسلمانون کا حال بھی اچھا نہین ۔ لاہور دار السلطنت ہے اس کی نسبت دار شکوہ لکھتے ہین کہ یہان تیس ہزار حفاظ قرآن شریف موجود ہین ۔ باوجود اس کے پھر علم قرآن

ایسا مفقود ہے کہ وہان بھی گھوڑے شاہ کی خانقاہ ہے ۔ پھر اس قسم کی ہزارون قبرین ہین جن پر ٹلیان یا رستے چڑھتے ہین ۔ اس کی وجہ کیا ہے صرف یہی کہ کوئی قوم خواہ کس قدر اچھی ہو ۔ جب بُرون سے اس کا تعلق ہو تو ان کی رسم و عادت نیکون مین بھی رواج پذیر ہو جاتی ہے دیکھو مسلمان جانتے ہین صبر بھی اچھی چیز ہے اور یہ بھی جانتے ہین کہ بے صبری کا نتیجہ کچھ بھی نہین ۔ اور پھر یہ بھی جانتے ہین کہ چیخ کر رونا جائز نہین ۔ باوجود اس کے شیعہ کو دیکھ کر سُنی بھی محرم مین روتے پیٹتے ہین اور تعزیے بناتے ہین مین نے تعزیہ بنانے والون کو پوچھا ہے ۔ کہ یہ واقعی امام حسین کی قبر ہے ۔ تو وہ کہتے ہین نہین ۔ پھر جب یہ جتایا گیا کہ جو دن امام حسین کے قبر بنانے کا ہے اس دن تم اس قبر کو توڑتے ہو ۔ تو وہ بہت نادم ہوئے ۔ غرض انسان کی غیرت اٹھ جاتی ہے اور وہ بدی کو نیکی سمجھنے لگ جاتا ہے یہان بنی اسرائیل نے بھی ایسا ہی کیا کہ فرعونیون مین رہتے رہتے وہ اپنے خدا کو بھول گئے اور گائے کی عظمت ان کے دلون مین گھر کر گئی اور وہ اس کی پوجا کرنے لگ گئے ۔ تو خدا نے فرمایا ۔ توبوا الیٰ بارئکم تم اپنے گھڑنے والے کی پرستاری کرو ۔

فاقتلوا انفسکم ۔ اس کے معنے میرے نزدیک یہ ہین کہ اس جرم کے جو سرغنہ ہین ان کو قتل کر دو ۔ جو حام تھے ان کو خدا نے معاف فرما دیا جیسا کہ آگے فرمایا ۔ فتاب علیکم

جہرۃً ۔ خدا کو کھلا دیکھ لین ۔ یا یہ بات کھل کر کہہ دی ۔

موتکم غشی از صاعقہ

ظللنا علیکم الغمام ۔ مصیبتون کے وقت بادلون کا سایہ بھیجا ۔

منّ ۔ جو رزق بلا محنت کسی انسان کو ملے ۔ الکمأۃ من المن ۔ لڑکے جو روٹی کھاتے ہین میرے خیال مین وہ بھی من ہے کیونکہ ان کو وجہ معاش کے لئے کچھ پریشانی نہین اٹھانی پڑتی ۔

سلویٰ ۔ عربی زبان مین شہد کو بھی کہتے ہین جو جنگلون مین بافراط مل جاتا تھا اور چھوٹے چھوٹے پرندون کو بھی کہتے ہین

ظلمونا ۔ ہمارا نقصان نہین کیا ۔

وادخلوا الباب سجداً ۔ کسی بستی مین جاؤ تو پکا عہد کر لو کہ فرمانبردار ہو کر رہین گے اور خلل امن کے مرتکب نہ ہون گے ۔

حطۃٌ ۔ توبہ کرنے سے ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور سجداً کا اجر زید المحسنین سے ظاہر ہے ۔

۶ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہٖ ۔ دنیا مین قحط پڑتے ہین ان کے مدد کرنے کے لئے دو راہین ہین ایک تو یہ کہ مدبران ملک نے مل کر سوچا کہ اب کیا تدبیر کرین اور پھر جو مجموعی طور سے رائے قائم ہو ۔ اس پر عمل کیا ۔ چنانچہ اس زمانے مین ریل گاڑی کو قحط کا علاج سمجھا گیا تاکہ جس جگہ پیداوار ہو وہان سے اس جگہ فوراً پہونچائی جاوے جہان پیداوار نہین ہوئی ۔ پھر گرانی و ارزانی کی اطلاع جلد بہم پہونچانے کے لئے

تار ایجاد کی گئی۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ جنگلون کو آباد کر دیا تاکہ لوگون کے لیے کافی غذا بہم پہونچ سکے۔ ایک دنیادار تو اس سے زیادہ کچھ نہین کر سکتا۔ مگر انبیاء کی راہ ان راہون سے علیحدہ ہے وہ ہر مصیبت کا علاج اللہ کے حکم کی ماتحت کرتے ہین۔ دیکھو بعض صحابہ کرام کو جب کفار سے تکالیف پہونچین تو وہ اور ملکون کو ہجرت کر کے چلے گئے مگر نبی کریم خود نہین گئے بلکہ ایک دن حضرت ابوبکرؓ کے گھر گئے اور فرمایا کہ ہم اور آپ اکٹھے چلین گے مین امید کرتا ہون کہ خدا ہمیں بھی ہجرت کا حکم دے اوروں نے اگر اپنے ارادہ تکالیف سے سفر کیا۔ مگر نبی کریم حکم الٰہی کے منتظر رہے اسی طرح آپکے زمانہ مین قحط ہوا۔ آپ اور بھی تدابیر کر سکتے تھے۔ مگر انبیاء کا طریق دعا ہے اسی پر عمل کیا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو بھی جب ایسی مصیبت پیش آئی تو انھون نے پانی مانگا قوم کے لیئے کس سے؟ چونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ ایک نبی اللہ ہی سے مانگتا ہے اس لیئے اللہ کا ذکر نہین کیا۔ اس پر ہم نے الہام کیا۔

اضرب بعصاک الحجر۔ اس کے کئی معنے ہین۔ سبھی معنے صحیح ہون گے ایک تعبیر کہ اس پہاڑ پر تم اپنا عصا مارو وہان بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور یہ امر ممکن ہے کیونکہ زمین کے اندر پانی چلتا ہے اور جہان اللہ کی مرضی ہو پھوٹ نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کشف صحیح عطا کیا۔ آپ کو جب الہام الٰہی سے معلوم ہوا کہ یہان کوئی پانی قریب ہی جاتا ہے تو برچھا مارا اور اس سے چشمہ پھوٹ نکلا۔ میرے خیال مین یہی کہ اس پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا۔ مگر ایک اور معنے بھی مجھے پسند ہین وہ یہ کہ لے جا اپنی جماعت کو پہاڑ پر۔

عصا کے معنے عربی زبان مین جماعت الاسلام یعنے فرمانبردار جماعت کے ہین۔ لاٹھی کو بھی اس لئے عصا کہتے ہین۔ کہ اس پر انگلیون کی جماعت اکٹھی ہوتی ہے۔

لاتعثوا۔ جب گھر سے بلا محنت کھانا ملے اور پیٹ بھر جائے۔ تو بعض لوگ فرمانبرداری کی قدر نہین کرتے۔ اور ان کے دماغ مین باغیانہ خیالات اٹھتے ہین۔ پس وہ امن مین خلل ڈالتے ہین۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے تمہین بے محنت رزق دیا تو بجائے شکر فساد نہ کرو۔ عثی۔ سخت فساد کو کہتے ہین۔ لاتعثوا۔ بہت شرارت نہ کرو

لن نصبر علےٰ طعام واحد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے پانی ہی کا انتظام نہین کیا بلکہ تمہین اپنی جناب سے طیب کھانا بھی دیا۔ طعام واحد۔ ایک ہی طرز پر یعنی جنگل سے یا یہ کہ من جو انہین ملتی تھی وہ ہمیشہ ہی ملتی۔ سلویٰ کی نسبت تورات مین لکھا ہے کہ چند روز ملی۔

بقلها۔ ترکاریان زمین کی۔

قثائها۔ ککڑیان زمین کی۔

فوم۔ لہسن کو کہتے ہین اور گیہون کو بھی۔

میری سمجھ مین انہون نے ان چیزون کا ذکر کر کے زمیندارہ چاہا۔ بالذی بدلے اس کے

خیر۔ یہ خیر کیا تھی۔ سنو! میرے ان معنو پر یقین ہے کہ وہ خیر فرعون کی غلامی اور ماتحتی سے چھڑا کر جہان ان کی صحت وقوی جسمانی مین فتور آ گیا۔ آزادی اور جنگل اور پہاڑون کی رہائش اور بے محنت رزق کی بخشش تھی۔ خدا کا مقصود یہ تھا کہ ان مین حریت کی روح بھر جائے اور پھر یہ فاتح بنین مگر انہون نے اس انعام الٰہی کی قدر نہ کی اور کہا کہ زمیندارہ کرین گے۔

بعض حدیثون سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک گھر مین زمیندارہ کے آلات دیکھے۔ تو فرمایا ذلت کے سامان ہین۔ اس ارشاد نبوی سے یورپ کی قومون نے نفع اٹھایا۔ دیکھو کہ جنگلون کو آباد کر دیا ہے مگر وہ زمینین ہمین دیتے ہین انگریزون کو عموماً نہین دلاتے یہ اس لئے کہ انہون نے دیکھ لیا۔ مسلمانون کی چار قومین سید۔ مغل۔ پٹھان۔ ترک فاتح ہو کر آئین لیکن آکر زمیندارہ شروع کر دیا تو آخر کار کمزور ہو گئین کیونکہ وہی زمین جو کسی مورث اعلےٰ کے پاس ہزار بیگہ تھی۔ اولاد مین تقسیم ہوتے ہوتے ہر ایک کے پاس چار چار بیگہ رہ گئی۔ جس سے قوت لایموت بھی حاصل نہین ہو سکتی۔

مصرا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اچھا جو کچھ تم نے چاہا وہ ہم نے دیا جاؤ کوئی گاؤن آباد کر لو۔ مگر ان سے یہ معاہدہ کر دیا کہ شام کے فتح ہونے تک دوسری قوم کے ساتھ رہینگے

ضربت۔ لگا دی گئی۔

ذلۃ۔ ملاح بدن کم ہوتے گئے۔ ذلت کے معنے کمی کے ہین

مسکنۃ۔ بے دست و پا ہو گئے زمیندارہ چھوڑ کے کہین نہ جا سکتے تھے۔ پھر یہ غضب زمیندارہ سے نازل نہین ہوا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ آیات اللہ کا کفر کرتے۔ انبیاء کے قتل کی تدبیرین سوچتے رہتے۔ یہ جرأت کیون ہوئی پہلے چھوٹی چھوٹی نافرمانیان کرتے تھے جن سے جرأت بڑھتے بڑھتے یہان تک نوبت پہونچی۔ اس بات کا تماشا مین نے آگ سے دیکھا ہے کہ پہلے ایک دیا سلائی ہوتی ہے جس کی تیلی کے ایک کنارہ پر آگ مخفی ہوتی ہے۔ مگر ذرا گھسنے سے وہ بھڑک اٹھتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے وہ مکانون اور شہرون کو جلا سکتی ہے اسی طرح گناہ پہلے تھوڑا سا ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے فسق و فجور تک نوبت پہونچتی ہے۔ پھر اس سے کفر تک یہان تک کہ دوزخ کی آگ اس کا انجام ہے۔ تم اپنے تئین پہلے ہی سے بچاؤ تا ہلاکت مین نہ پڑو۔ بنی اسرائیل کی مثال سے عبرت پکڑو۔

۸۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ چونکہ اس وقت ایک مذہبی جنگ شروع تھی اس واسطے تمام قومین خوف کی حالت مین تھین۔ کہ خدا جانے ہمارا مذہب اور ہماری عزت باقی رہتی ہے یا نہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مومن ہین ان کا نشان یہ ہے کہ ان کے لئے کوئی ڈر نہین اور ان مین حزن باقی رہے گا۔

میثاق۔ پکا وعدہ۔

رفعنا۔ اونچا رکھا ہم نے تم پر طور کو۔

بنی اسرائیل مین سے کچھ لوگ حضرت موسیٰ کے ساتھ اس شوق مین گئے۔ کہ ہم بھی مکالمات الٰہیہ سنین۔ حضرت موسیٰ نے انہین ہدایت کی کہ مین پہاڑ پر جاتا ہون تم یہان پہاڑ کے نیچے انتظار کرو۔ جب جناب الٰہی سے ارشاد ہو گا تمہین اس دعا کے مقام پر بلاؤنگا چونکہ انہین پہاڑ کے نیچے رہنے کی سخت تاکید کی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تم پر پہاڑ کو اونچا رکھا۔ پھر اس مین زلزلہ آیا جس سے وہ سمجھے کہ وہ ہم پر گر پڑے گا (باقی آئندہ)

انشاء اللہ تعالیٰ